بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat

دفتر صدر مجلس انصار اللّٰہ بھارت

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)

Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815016879,E-Mail :ansarullah@qadian.in

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عظیم المرتبت خلیفہ راشد فاروق اعظم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصافِ حمیدہ کا تذکرہ

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 02؍ جولائی 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (یوکے)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج کل حضرت عمرؓ کا ذکر چل رہا ہے، اسی ضمن میں آج بھی بیان کروں گا۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ یمن کی زمین جو عیسائیوں اور یہودیوں کے نیچے تھی اصولی طور پر حکومت اس کی مالک تھی۔ لیکن حضرت عمرؓ نے جب انہیں عرب سے نکالا تو ان سے وہ زمین چھینی نہیں بلکہ خریدی۔ فتح الباری شرح بخاری میں لکھا ہے کہ حضرت عمرؓ نے نجران کے مشرکوں، یہودیوں اور عیسائیوں کو جلاوطن کیا اور ان کی زمینیں اور باغ خرید لیے۔

اسلام میں جنگی قیدیوں کے علاوہ غلام بنانے کی ممانعت کا تذکرہ کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے مسلمانو! کیا تم دوسرے لوگوں کی طرح یہ چاہتے ہو کہ غیر اقوام کے افراد کو پکڑ کر اپنی طاقت بڑھاؤ۔ اللہ تعالیٰ یہ نہیں چاہتا بلکہ وہ چاہتا ہے کہ تمہیں اُن احکام پر چلائے جو انجام کے لحاظ سے تمہارے لیے بہتر ہوں۔ پس تم سوائے جنگی قیدیوں کو جنہیں دورانِ جنگ گرفتار کیا گیا ہو اور کسی کو قیدی مت بناؤ۔ اس حکم پر شروع اسلام میں سختی سے عمل کیا جاتا تھا۔ حضرت عمرؓ کے عہدِ خلافت میں یمن سے ایک وفد آیا اور اس نے شکایت کی کہ اسلام سے قبل مسیحیوں نے انہیں یونہی غلام بنا لیا تھا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں اس کی تحقیقات کروں گا۔ اس کے برعکس یورپ میں انیسویں صدی تک غلامی کو جاری رکھا گیا۔

حضرت عمرؓ کے عہدِ خلافت کے دوران 18 ہجری میں مدینے اور اس کے گردونواح میں شدید قحط پڑا۔ بارش نہ ہونے کے سبب ساری زمین سیاہ راکھ کے مشابہ ہوگئی اور یہ کیفیت نَو ماہ جاری رہی۔ اس سال کو عام الرمادۃ یعنی راکھ کا سال کہتے ہیں۔ ایسے میں حضرت عمرؓ نے والیٔ مصر حضرت عمرو بن العاصؓ کو مدد کے لیے خط بھیجا۔ اس پر

حضرت عمرو بن العاصؓ نے اناج اور غلّے کے ایک ہزار اونٹ بھیجے۔ گھی اور کپڑے اس کے علاوہ تھے۔ والئ عراق حضرت سعدؓ نے تین ہزار اونٹ اناج اور غلّہ بھجوایا جسے آپؓ نے دیہات کی جانب بھجوادیا۔ اِن سخت ایام میں حضرت عمرؓ اپنی نگرانی میں کھانا تیار کرواتے اور لوگوں کے ساتھ مل کر کھاتے۔ آپؓ مسلسل روزے رکھا کرتے، ایک روز اونٹ ذبح کیے گئے تو شام کے وقت حضرت عمرؓ کی خدمت میں کوہان اور کلیجی کے ٹکڑے پیش کیے گئے۔ آپؓ نے دریافت فرمایا کہ یہ کہاں سے آئے۔ بتایا گیا کہ یہ ان اونٹوں میں سے ہے جو آج ذبح کیے گئے تھے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: افسوس! میں کیا ہی بر انگران ہوں اگر اچھا حصّہ اپنے لیے رکھ لوں اور ردّی حصّہ لوگوں کو کھلاؤں۔

قحط کے ایّام میں آپؓ عشاء کی نماز کے بعد سے آخر شب تک مسلسل نماز پڑھتے رہتے پھر مدینے کے اطراف میں چکر لگاتے۔ آپؓ اللہ سے دعا کرتے کہ اے اللہ! میرے ہاتھوں محمد ﷺ کی امّت کو ہلاکت میں نہ ڈالنا۔

ابنِ طاؤس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے نہ گوشت کھایا نہ گھی یہاں تک کہ لوگ خوش حال ہو گئے۔ ایاز بن خلیفہ کہتے ہیں کہ قحط کے سال میں حضرت عمرؓ کا رنگ سیاہ پڑ گیا تھا۔ لوگ کہا کرتے تھے کہ اگر اللہ نے قحط رفع نہ کیا تو حضرت عمرؓ مسلمانوں کی فکر میں مر جائیں گے۔ مدینے کے تمام علاقوں میں بدوی لوگ آئے ہوئے تھے حضرت عمرؓ نے مختلف اصحاب کے ذریعے ان کی گنتی کروائی، ان سب کے کھانے پینے کا انتظام فرمایا۔

جب قحط کے یہ ایّام اپنی انتہا کو پہنچ گئے تو ایک شخص نے خواب دیکھا کہ آنحضرت ﷺ نے دعا کی طرف توجہ دلائی ہے۔ چنانچہ حضرت عمرؓ کی ہدایت پر نمازِ استسقا ادا کی گئی۔ راوی کہتے ہیں کہ نماز ادا کر کے ابھی آپؓ گھر نہیں پہنچے تھے کہ میدان بارش کی وجہ سے تالاب بن گیا۔

مسجدِ نبویؐ میں سب سے پہلے حضرت عمرؓ کے زمانۂ خلافت میں چٹائیاں بچھائی گئیں۔ آپؓ کے عہدِ خلافت کے دوران سترہ ہجری میں، مسجدِ نبویؐ کی توسیع ہوئی۔ اس توسیع میں کفایت شعاری سے کام لیتے ہوئے مسجد کو رسول اللہ ﷺ کے دَورِ مبارک کی طرز پر استوار کیا گیا۔ حضرت عمرؓ کے عرصۂ خلافت میں مردم شماری کا آغاز ہوا، اسی طرح خوراک کی فراہمی کے لیے راشن سسٹم بھی متعارف کرایا گیا۔

اسلامی حکومت کا نظم و نسق کس طرح چلتا تھا اس کے متعلق حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے مدینے میں آکر پہلا کام یہی کیا کہ جائیداد والوں کو بے جائیداد والوں کا بھائی بنا دیا۔ انصار و مہاجرین کے درمیان قائم کی جانے والی مؤاخات اسلامی مساوات کی پہلی مثال تھی۔ اسی طرح ایک جنگ کے

دوران بھی آپؐ نے راشن مقرر فرمایا تاکہ سب کو منصفانہ طور پر کھانا مل سکے۔ جب بحرین کا بادشاہ مسلمان ہوا تو آپؐ نے اسے ہدایت فرمائی کہ تمہارے ملک میں جن لوگوں کے پاس گذارے کے لیے کوئی زمین نہیں انہیں تم چار درہم اور لباس دو تاکہ وہ بھوکے اور ننگے نہ رہیں۔ رسولِ کریم ﷺ کی وفات کے بعد جب مسلمان دنیا کے مختلف گوشوں میں پھیل گئے تو ان کے لیے روٹی کا انتظام بڑا مشکل ہو گیا۔ ایسے میں حضرت عمرؓ نے تمام لوگوں کی مردم شماری کرائی اور راشننگ سسٹم قائم کر دیا۔ آپؓ نے یہ مردم شماری رعایا سے دولت چھیننے کے لیے نہیں بلکہ ان کی غذا کا انتظام کرنے کے لیے کروائی تھی۔ دنیا بھر کی حکومتیں تو اس لیے مردم شماری کراتی ہیں تاکہ لوگ قربانی کے بکرے بنیں اور فوجی خدمات بجالائیں مگر حضرت عمرؓ نے اس لیے مردم شماری کرائی تاکہ لوگوں کے لیے خوراک کا انتظام ہو سکے۔ یہ پہلا قدم تھا جو اسلام میں لوگوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے اٹھایا گیا۔ اگر یہ نظام قائم ہو جائے تو اس کے بعد کسی اَور نظام کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ سارے ملک کی ضروریات کی ذمہ دار حکومت ہو جاتی ہے۔ آج کہا جاتا ہے کہ سوویت رشیا نے غرباء کے کھانے اور کپڑے کا انتظام کیا حالانکہ سب سے پہلے اس قسم کا اقتصادی نظام اسلام نے جاری کیا تھا۔ حضرت عمرؓ کے زمانے میں ہر گاؤں، ہر قصبے اور ہر شہر کے لوگوں کے نام رجسٹر میں درج کیے جاتے تھے۔ اسلام کے نزدیک ہر فرد کی خوراک، رہائش اور لباس کی ذمہ دار حکومت ہے۔ اب دوسری حکومتیں بھی اس کی نقل کر رہی ہیں، بیمہ اور فیملی پنشن اسی کی مختلف شکلیں ہیں۔ لیکن جوانی اور بڑھاپے دونوں میں خوراک اور لباس کی ذمہ دار حکومت ہوتی ہے، یہ اصول اسلام سے پہلے کسی مذہب نے پیش نہیں کیا۔

بیس ہجری میں حضرت عمرؓ نے مقبوضہ ممالک کو آٹھ صوبوں میں تقسیم فرمایا تاکہ انتظامی امور میں آسانی رہے۔ اسی طرح آپؓ کے عہد میں شوریٰ کا قیام ہوا۔ مجلسِ شوریٰ میں انصار و مہاجرین میں سے کبار صحابہ شامل تھے۔ روز مرہ کے معاملات میں اس مجلس کے فیصلے کافی سمجھے جاتے لیکن جب کوئی اہم امر پیش آتا تو مہاجرین اور انصار کا اجلاسِ عام ہوتا اور اتفاقِ رائے سے وہ امر طے پاتا۔ اس کے علاوہ ایک اَور مجلس تھی جہاں روزانہ انتظامات اور ضروریات پر گفتگو ہوتی۔ یہ مجلس ہمیشہ مسجدِ نبویؐ میں منعقد ہوتی اور صرف مہاجر صحابہ اس میں شریک ہوتے۔ صوبہ جات اور اضلاع کے حاکم اکثر رعایا کی مرضی سے اور بسا اوقات انتخاب کے ذریعے بھی مقرر کیے جاتے۔ حضرت عمرؓ عہدے داروں کو یہ نصائح فرماتے کہ تمہیں لوگوں کا امام بنا کر بھیجا جا رہا ہے تاکہ لوگ تمہاری

تقلید کریں۔ مسلمانوں کے حقوق ادا کرنا، انہیں زدوکوب نہ کرنا۔ کسی کی بے جا تعریف نہ کرنا مبادا وہ فتنے میں پڑیں۔ عاملین سے عہد لیا جاتا کہ وہ ترکی گھوڑے پر سوار نہیں ہوگا، باریک کپڑے نہیں پہنے گا، چھنا ہوا آٹا نہیں کھائے گا، دروازے پر دربان مقرر نہیں کرے گا۔ عاملین کے مال واسباب کی جانچ کی جاتی اور اگر ان میں سے کوئی تسلّی نہ کروا پاتا تو اس کا مؤاخذہ ہوتا۔

حضرت عمرؓ نے عراق اور شام کی فتوحات کے بعد خراج کے نظم و نسق کی طرف توجہ کی اور جو زمینیں بادشاہوں نے جبراً چھین کر درباریوں اور امراء کو دی تھیں آپؓ نے وہ مقامی لوگوں کو واپس کردیں۔ اسی طرح خراج کے قواعد مرتب کر کے وصولی کا طریق نہایت نرم کر دیا گیا۔ آپؓ ذمی رعایا سے رائے طلب کرتے اور اُن کی آراء کا لحاظ کیا کرتے۔

حضرت عمرؓ کا تذکرہ آئندہ جاری رہنے کا ارشاد فرمانے کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک ویب سائٹ کے لانچ کا اعلان فرمایا۔

www.ahmadipedia.org یہ ویب سائٹ مرکزی شعبہ آرکائیو اور ریسرچ سینٹر نے بنائی ہے جہاں ایک سرچ انجن کی طرز پر جماعتی کتب، شخصیات، واقعات، عقائد اور عمارات کے متعلق مواد تلاش کیا جا سکتا ہے۔ ہر انٹری کے ساتھ متعلقہ ویب سائٹس، وڈیوز اور جماعتی اخبارات سے مضامین کے لنک فراہم کیے گئے ہیں۔ دنیا بھر میں پھیلے احبابِ جماعت کے پاس بہت سی مفید معلومات ہیں جو کہیں ریکارڈ شدہ نہیں۔ اس ویب سائٹ پر ایک آپشن contribute کا دیا گیا ہے جہاں وہ کسی بھی موضوع پر اپنی معلومات یا شواہد یا دستاویزات مہیا کر سکیں گے۔ اس مہیا کردہ مواد کو تحقیق و تصدیق کے بعد متعلقہ موضوع کی انٹری میں شامل کر دیا جائے گا۔

اس ویب سائٹ کی تیاری میں تکنیکی مراحل مرکزی شعبہ آئی ٹی کے مستقل عملے اور رضاکاروں نے بحسن و خوبی سرانجام دیے ہیں جبکہ مواد کی تیاری میں حصولِ مواد سے لے کر ترجمہ اور اَپ لوڈنگ تک تمام مراحل میں شعبہ آرکائیو کے مربیان اور رضاکاروں نے ان تھک محنت سے کام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ نمازِ جمعہ کے بعد ان شاء اللہ میں اس ویب سائٹ کو لانچ کروں گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔